حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے میڈیا کے نمائندگان کی ملاقات اور پریس کانفرنس

پریس کانفرنس کے آغاز میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے اپنا تعارف کروایا۔

✿......ایک نمائندہ نے جو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا جرمن ترجمہ نہیں سن سکے تھے کہا کہ مجھے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اردو زبان میں خطاب کی سمجھ نہیں آئی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ ان تمام مہمانوں کے لئے جن کا تعلق احمدیہ جماعت سے نہیں ہے مَیں نے سب سے پہلے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس پروگرام میں تشریف لائے اور پھر میں نے طلباء سے خطاب کیا۔ اور ان کو نصیحت کی کہ وہ یہاں اسلامی تعلیمات سیکھ رہے ہیں، نہ صرف اسلامی تعلیمات بلکہ دیگر مذاہب کی تعلیمات بھی اور ان کے موازنہ کا علم بھی حاصل کرر ہے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اس پر عمل درآمد کروانا ہے۔ مگر عملدرآمد کروانے سے پہلے اس تعلیم کا خوبصورت نمونہ اپنے آپ میں پیش کریں تا کہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو کہ صحیح اسلامی تعلیمات کیا ہیں۔ یہ میری تقریر کا خلاصہ تھا۔

✿......پھر نمائندہ نے سوال کیا کہ مسلمانوں میں سے وہ کونسی بنیادی باتیں ہیں جو آپ کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی بنیادی مذہبی تعلیمات کسی طرح بھی مختلف نہیں۔ اسلام صرف ایک خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا مقدس کتاب یعنی قرآن پر مضبوط ایمان ہونا چاہئے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ تمام انبیاء پر پختہ ایمان لانا چاہئے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ انبیاء کی مقدس کتابوں پر بھی ایمان لانا چاہئے۔ اسلام کہتا ہے کہ تم تمام مذاہب کا احترام کرو۔ اور اسلام کہتا ہے کہ تم معاشرہ میں بھائی چارہ، محبت اور امن کو فروغ دو۔ یہ سب کچھ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ اور ہمیں احادیثِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انہی باتوں کا حکم ملتا ہے۔ تو یہ ہمارے اعتقادات ہیں اور ہم ان پر ہی عمل کرتے ہیں۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ بعض مسلمانوں کے فرقے ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چودہ سو سال کے بعد (سالوں کی اتنی تعداد کہیں لکھی ہوئی نہیں ملتی لیکن مختلف علامات کے ذریعہ سالوں کا حساب لگائیں تو چودہ سو سال ہی بنتے ہیں) مسلمان اسلام کی صحیح تعلیمات کو بھول چکے ہوں گے اور پھر اس وقت مسلمانوں اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ایک موعود مصلح آئے گا جس کا ٹائٹل مسیح موعود اور امام مہدی ہوگا۔ چنانچہ جب وہ آئے گا تو صحیح اسلام کی تعلیم پیش کرے گا اور قرآنی تعلیمات کی صحیح تفسیر کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ آئے تو اس کو قبول کرنا، اس کی اطاعت کرنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا۔ اور ہم احمدیوں کا ایمان ہے کہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں آچکا ہے اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے 1889ء میں جماعت کی بنیاد رکھی اور 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہے۔ اور ہم اسلام کی ان صحیح تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائیں۔ اور ان کے آنے کے مقصد کو میں نے اپنی تقریر میں بھی بیان کیا تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ تمام دنیا کو قریب کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یعنی آپ اس لئے تشریف لائے کہ تمام انسان ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ آپ کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کردیں۔ کیونکہ یہ وقت مذہبی جنگوں کا نہیں ہے۔ کوئی مذہب بھی اسلام کے خلاف جنگ نہیں کررہا۔

✿......ایک نمائندہ نے کہا کہ مَیں نے باہر ایک جملہ پڑھا تھا جو مجھے بہت قابل توجہ لگا Love for All Haterd for None یہ جملہ تو بہت سادہ ہے۔ کیا آپ اس جملہ کی اپنی زبان سے تشریح بیان کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اندر کسی کے لئے دشمنی، حسد، نفرت نہیں ہے۔ لوگوں کی رائے میں اختلاف تو ہوسکتا ہے لیکن اس سے تمہارے دل میں نفرت پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ انسان ہونے کے ناطے آپ کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے اور آپ کو تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

✿......اخبار روزنامہ جنگ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ میرا سوال جامعہ کے متعلق ہے۔ کیا یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہوگا؟ یا جرمن حکومت یا کسی اور ادارہ کی طرف سے مدد مہیا کی جائے گی؟

حضور انور نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے میرا خطاب توجہ سے سنا ہوتو میں نے بیان کیا تھا کہ ہم باہر سے کسی قسم کی مدد نہیں لیتے۔ ہمارے پاس تیل کی دولت نہیں ہے۔ ہمارے بڑے بڑے کاروبار نہیں ہیں جہاں سے ہم اپنے مشن چلانے کے لئے بڑی رقم حاصل کرسکیں۔ میں نے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ اپنے تمام کام قربانیوں کے ذریعہ پورے کرتی ہے۔ ہماری مسجدیں جماعت احمدیہ کی قربانیوں سے تعمیر کی جارہی ہیں۔ اسی طرح مختلف مشنز اور یہ جامعہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ بہت بڑی رقم خرچ کی گئی ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس طرح کے بہت بڑے بڑے پروجیکٹ مکمل کئے جارہے ہیں۔ ہم احمدی حکومتی اداروں یا تنظیموں کی طرف سے خرچ کی جانے والی رقم کا دسواں حصہ خرچ کرکے ایسے پراجیکٹس مکمل کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ سارا جامعہ جرمن احمدیوں کی مالی قربانیوں سے پرائیویٹ طور پر مکمل کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک penny بھی جرمنی کے باہر سے نہیں لی گئی۔

✿......نمائندہ نے کہا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جرمن یونیورسٹیوں میں اسلامی تعلیم سکھانے کے ادارے بنانے کا رواج چل پڑا ہے۔ دو سال پہلے بھی اسی قسم کا ادارہ قائم کیا گیا تھا اس کا بھی تقریباً یہی نام تھا یعنی 'اسلامی تعلیمات'۔ ان اداروں کے ہوتے ہوئے آپ کو ایک الگ ادارہ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

حضور انور نے فرمایا: یہ وہی نام نہیں ہے بلکہ ہمارے ادارے کا نام 'جامعہ احمدیہ' ہے۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے پہلے ایک نمائندہ کے سوال میں اس کا جواب دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ مسلمانوں میں اسلام کی صحیح تعلیمات نہیں رہیں گی۔ چنانچہ اس وقت مسیح موعود اور امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ اسلام کی درست اور صحیح تعلیمات دے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور آپ علیہ السلام نے اسلام کا احیاءِ نو کیا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش کیں۔ چنانچہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں دی جانی والی تعلیمات اور تفاصیل ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق درست اور صحیح ہیں۔ جبکہ دوسرے اداروں میں ہم اس طرح کی تعلیمات حاصل نہیں کرسکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جامعہ کا نصاب بہت متنوع قسم کا ہے۔ ہم قرآن کریم، حدیث، موازنہ مذاہب اور مختلف مذاہب کی تاریخ اور دنیا کی تاریخ بھی پڑھاتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان اداروں میں کیا پڑھایا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ان کی طرف سے کی جانے والی تفسیر قرآن کریم کی اصل تفسیر سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ مثلاً آج کل کا ایک اہم موضوع جہاد ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جہاد کا نام اس لئے دیا گیا کہ غیر مسلم اسلام پر حملے کررہے تھے تا کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے روک دیں۔ ان حملوں اور مظالم کے نتیجہ میں مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد عمائدینِ مکہ کی طرف ہی سے مسلمانوں کے خلاف پہلی جنگ کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب تمہیں دفاع کرنا چاہئے اور قرآن کریم کی سورۃ حج کی آیت 42-41 میں اس کا ذکر ہے۔ ان آیات میں اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے اپنے دفاع کی اجازت دی جارہی ہے کہ تم پر ظلم کیا گیا ہے اور محض اس وجہ سے کہ انہیں گھروں سے باہر نکالا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت اس لئے بھی دی کہ اب اگر دفاع نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کردیئے جاتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ کسی راہب خانے یا چرچ یا عبادت گاہ کے خلاف جہاد کرو بلکہ صرف اسلام کے محبت، امن، رواداری کے پیغام کو پھیلانے کے لئے جہاد کرو اور یہ جہاد تبلیغ کا جہاد ہے اور یہی ہماری تفسیر ہے۔ اسی لئے آج ہم کہتے ہیں کہ کوئی بھی مذہبی گروپ خواہ عیسائی ہو، خواہ یہودی ہو اسلام سے جنگ نہیں کررہا بلکہ ان کی جنگیں کم و بیش سیاسی جنگیں ہیں۔ اور پھر ہر ملک کو دفاع کا حق ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ طالبان یا القاعدہ کی قسم کے گروپ تشکیل دے کر جنگ کی جائے۔ اور پھر جنگ بھی کس کے خلاف؟ مسلمانوں ہی کے خلاف؟ مثلاً پاکستان میں جہاں مسلمان مسلمان کے خلاف جنگ کررہے ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی آپ کسی اسلامی گروپ کو کسی عیسائی یا یہودی گروپ کے خلاف لڑتے ہوئے نہیں پائیں گے سوائے اس کے جو فلسطین اور اسرائیل میں ہورہا ہے۔ ابھی حال ہی میں مَیں نے یورپین پارلیمنٹ میں تقریر کی ہے جہاں میں نے کہا کہ یورپین حکومت کو اسرائیل اور فلسطین کی جنگ میں کردار ادا کرنا چاہئے اور انصاف سے کام لینا چاہئے۔ اس میں دوہرا معیار نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اسرائیل کی طرف سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ مذہبی جنگ نہیں ہے۔ نہ ہی کبھی حماس یا کسی دوسرے گروپ نے اسے مذہبی جنگ کہا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اسرائیلی فلسطینیوں کی زمین پر قبضہ کررہے ہیں اور فلسطینی اس کے خلاف جنگ کررہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ جہاد ہماری تفسیر کے مطابق جہاد کبیر ہے جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ اور وہ یہ ہے کہ مقدس کتاب یعنی قرآن کریم کی مدد سے تبلیغ کی جائے اور اسلام کے پیغام کو جو کہ محبت، امن کا پیغام ہے پھیلایا جائے۔ اور انسانیت کو اپنے خالق کے قریب لایا جائے۔

✿......ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا یہ جامعہ ہر ایک کے لئے اور ہر مسلمان کے لئے کھلا ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر اس شخص کے لئے جو اس ادارے کے تمام قواعد وضوابط پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو اس کا خیر مقدم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کو وہی پڑھنا ہوگا جو ہم یہاں پڑھاتے ہیں۔ خواہ وہ اس کے اپنے اعتقاد یا نظریہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ ہم اس کو قبول کریں گے بشرطیکہ وہ اس ادارہ کے قواعد و ضوابط پر عمل کرے۔ اگر آپ کسی بھی ایسے شخص کو لائیں جو دستخط کرے اور یہ کہے اگرچہ میں غیر احمدی ہوں مگر میں اس ادارے کے قواعد وضوابط پر عمل کروں گا تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ مَیں آپ کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں۔

✿......اس پریس کانفرنس کے آخر میں علاقہ کے میئر نے کہا: آپ کی آمد کا بہت بہت شکریہ۔ آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اور ہمیں امید ہے وقتاً فوقتاً ہمیں ملاقات کا موقعہ دیتے رہیں گے۔ ہم آپ کی کامیابی کے لئے بھی دعا گو ہیں۔ اور یہاں پڑھنے والے طلبہ کی کامیابی کے لئے بھی دعا گو ہیں۔ ایک بار پھر بہت بہت شکریہ۔

میئر نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی میئر کا شکریہ ادا کیا۔

✿......اس پریس کانفرنس کے اختتام کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے کلاس وائز اور اساتذہ و کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء، اساتذہ کرام اور کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔